قال اللہ تعالی بیعلمہ ارای الخطکذا فی الجلالین والجملہ لا آیہ

چوں جزو اول از آیت بنا بر تفسیر کتاب بہ خط دال ست بر نافع بودن مکتوبات وجزو ثانی بنا بر عموم مفہوم حکمت بر نافع بودن انواع معلومات جامعۂ خوش اسلوبی و مرغوبی + و مجموعۂ

مکتوبات یعقوبی

و بیاض یعقوبی

صاحب تھانوی دام ظلہم العالی و اشاعت علی

مصداقے بود از نمونہ مکتوبات و معلومات ماثورہ از اُستاذ العلما حضرت مولانا مولوی حاجی شاہ محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس اللہ اسرارہم مجمع شان یعقوبی و محبوبی + افادۃً للطالبین باہتمام احقر محمد شبیر علی مدیر رسالہ النور

سنہ ۱۹۲۹ء

در مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر بہ طبع فرین گشت

عدد صفحات مکتوبات و معلومات ۱۲

طبع اوّل ۱۰۰۰

مکتوبات کا مفید اور ضروری ہونا تفصیلاً اُن کے ملاحظہ سے اور اجمالاً خود صاحب مکاتیب رح کی سچی شہادت سے (جو حصہ اول کی تمہید میں منقول ہے من قولہ جو تحریرات الیٰ قولہ بہت مفید ہوگا) منکشف ہوگا۔ غرض دونوں انکشاف اجمالی و تفصیلی اس شعر کے مصداق ہیں ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب گر دلیلت باید ازوے رو متاب

ان مکتوبات کے ساتھ ایک عجیب پرچہ نظر سے گذرا یعنی الکھاڑہ کے مختلف حالات کے متعلق دعائیں خاص حضرت کے دست مبارک کی لکھی ہوئی چونکہ اُس کے چھوڑنے کی کوئی وجہ نہ تھی بلکہ اُس سے حضرت کی جامعیت اور زندہ دلی و اخلاق کی ایک عجیب شان معلوم ہوتی ہے اس لئے اُس کو اخیر میں ملحق کردیا فقط

(کتبہ اشرف علی منتصف صفر ۱۳۳۷ھ)

نوٹ ان مکاتیب سابقہ فی الطبع و لاحقہ فی الطبع کے متعلق جمع کے وقت ہی سے خیال تھا کہ بعض بعض مقامات حل طلب کا تحشیہ کیا جاوے مگر اتفاقات مانعہ کے سبب توقف ہوتا رہا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اب نصف صفر ۱۳۴۴ھ کو (کہ جمع کے وقت سے پورے سات سال ہوتے ہیں) اس تحشیہ کا سلسلہ شروع ہوا اتمہا اللہ تعالیٰ بالخیر اور نام ان حواشی کا حظوظ خوبی بر خطوط یعقوبی کئی مہینے پہلے سے سوچ لیا تھا۔

(اشرف علی)

فاتحۃ الحواشی

مع

تمہید حصّہ دوم

مکتوبات یعقوبیہ

امابعد الحمد والصلوٰۃ۔ اس کے قبل ایک حصہ اُستاذی حضرت مولٰنا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ علام الغیوب کے مکتوبات کا مطبع احمدی علیگڈھ میں باہتمام و ترتیب حکیم امیر احمد عشرتی طبع ہو چکا ہے جو مشتمل ہے اکیس خط پر اور گو اُس میں گیارھواں نمبر دو خطوں پر ہے مگر سولھواں نمبر کسی خط پر نہیں اس لئے کل اکیس ہی رہے۔ اور اُسی حصہ کی تمہید میں ناقل نے بقیہ مکتوبات کے موجود ہونے کی اطلاع کے ساتھ اُن کے نہ چھاپ سکنے کا عذر کیا ہے جس کو دیکھکر طبیعت کو اُس بقیہ کے حاصل کرنیکے لئے بیچینی ہوتی تھی حسن اتفاق سے وہ بقیہ بھی مع اصل مطبوعات کے دستیاب ہو گئے۔ یہ سب مکتوبات خاص حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے لکھے ہوئے ہیں جس کو احقر خوب شناخت کرتا ہے اور مکتوب الیہ یعنی منشی محمد قاسم اجمیری مرحوم کے صاحبزادہ قاضی عبدالحق سلمہ کے پاس محفوظ تھے قاضی صاحب نے بعضے بذریعہ ڈاک بذریعہ ایک عزیز مہمان کے عطا فرما دئے جزاہم اللہ تعالیٰ جو بعد نقل واپس کر دئے گئے۔ اُن میں سے جو چھپ چکے ہیں اُن سے تو صرف مطبوعہ کا مقابلہ بغرض تصحیح کر لیا گیا جو بالکل اخیر میں منضم ہے اس مقابلہ میں بعض مقامات و قلیل ما ہی ایسے بھی نظر پڑے جہاں مطبوع کی عبارت مناسب تھی اور اصل میں سہواً کچھ تسامح ہو گیا ہے اس اختلاف کو اس صحتنامہ کے متصل بعنوان نسخہ کے ظاہر کر دیا ہے بوجہ ادب کے۔ اور غیر مطبوعہ کو نقل کرا کر اُس کو حصہ دوم قرار دیا گیا۔ جو بائیسویں نمبر سے شروع کیا گیا تا کہ حصہ اول سے سلسلہ مرتب رہے۔ مجموعۂ عدد سب کا (۶۴) ہے اور حصہ اول کی تمہید سے جو ان کا عدد تخمیناً ستر معلوم ہوتا ہے اور اُس کے خاتمہ سے جس میں مضامین کی فہرست ہے اکہتر معلوم ہوتا ہے سو ان مکتوبات زائدہ میں سے بعض تو دستیاب نہیں ہوئے اور دو مکتوب بوجہ اشتمال حالات خانگی قصداً درج نہیں کئے خیر جتنے بھی ہیں غنیمت عظمیٰ ہے ان

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ
لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور ان میں بعض ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہم کو اپنی مہربانی سے مال عطا فرمائے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور نیکوکاروں میں ہو جائیں گے۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا
وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ لیکن جب اللہ نے انکو اپنے فضل سے مال دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور اپنے عہد سے روگردانی کر کے پھر بیٹھے۔

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ
يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا
كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ تو اللہ نے اس کا انجام یہ کیا کہ اس روز تک کے لئے جسمیں یہ اللہ کے روبرو حاضر ہوں گے انکے دلوں میں نفاق ڈال دیا اس لئے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسکے خلاف کیا اور اس لئے کہ یہ جھوٹ بولتے تھے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ
وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ کیا انکو معلوم نہیں کہ اللہ انکے بھیدوں اور مشوروں تک سے واقف ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا
جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ
مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ جو مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور جو بیچارے غریب صرف اتنا ہی کما سکتے ہیں جتنی مزدوری کرتے اور تھوڑی سی کمائی میں سے بھی خرچ کرتے ہیں ان پر جو منافق طعن کرتے اور ہنستے ہیں اللہ ان پر ہنستا ہے اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب تیار ہے۔